السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے گھر میں کئی غیر مسلم خادمائیں ہیں ۔کیا میرے لئے ان سے پردہ کرنا بھی واجب ہے ؟کیا وہ میرے نماز والے کپڑے دھوسکتی ہیں ؟کیا میرے لئے جائز ہے کہ ان کے دین کے عیوب نقائص بیان کروں اوان کے سامنے واضح کروں کہ ان کے دین اور ہمارے دین حنیف میں کیا نمایاں فرق ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

علماء کے صحیح قول کے مطابق ان سے پردہ کرنا واجب نہیں ہے کیونکہ وہ دیگر تمام عورتوں ہی کی طرح ہیں اوران کے کپڑوں اور برتنوں کے دھونے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے لیکن یہ ضروواجب ہے کہ اگروہ مسلمان نہ ہوں توان سے معاہدہ ختم کردیا جائے کیونکہ اس جزیرۃ العرب میں صرف اسلام ہی باقی رہ سکتا ہے اوراس ملک میں صرف مسلمانوں ہی کو بلانا چاہئے خواہ وہ عمال ہوں یا خادم ،خواہ مرد ہوں یا عورتیں ،کیونکہ نبی کریم ﷺ نے وصیت فرمائی تھی کہ مشرکوں کو اس جزیرہ سے نکال دیا جائے اوراس میں دودین نہ ہوں کیوں کہ یہ اسلام کا مرکزاور مطلع آفتاب رسالت ہے لہذا اس میں دین حق یعنی اسلام کے سوااور کوئی دین باقی نہیں رہ سکتا ۔اللہ تعالی مسلمانوں کو حق کی اتباع اوراس پر استقامت کی توفیق بخشے اور غیر مسلموں کو دیگر تمام ادیان ترک کرکے دین اسلام میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائے ۔

آپ کو چاہئے کہ انہیں اسلام کی دعوت دیں ،ان کے سامنے اسلام کے محاسن کو بیان کریں ،ان کے دین میں جو نقص اور حق کی مخالفت ہے اسے واضح کریں اور بتائیں کہ اسلامی شریعت سابقہ تمام شریعتوں کی ناسخ ہے اوراسلام ہی وہ دین حق ہے جس کے ساتھ اللہ تعالی نے تمام رسولوں کو مبعوث فرمایااور تمام کتابوں کونازل فرمایا،

ارشادباری تعالی ہے :

إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الإِسلامُ ۱۹ ... سورة آل عمران

''دین تو اللہ کے نزدیک اسلام ہے ۔''

نیز فرمایا :

وَمَن يَبتَغِ غَيرَ الإِسلامِ دينًا فَلَن يُقبَلَ مِنهُ وَهُوَ فِى الءاخِرَةِ مِنَ الخـٰسِرينَ ۸۵ ... سورة آل عمران

''اور جو شخص اسلام کے سوا کسی اوردین کا طالب ہوگا ،وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گااورایسا شخص آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا ۔''

لیکن یادرہے آپ اسلام کے بارے میں جو بات بھی کریں ،علم وبصیرت کی بنیادپر کریں کیونکہ علم کے بغیر اللہ تعالی اوراس کے دین کے بارے میں بات کرنا منکر عظیم ہے جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا ہے :

قُل إِنَّما حَرَّمَ رَبِّىَ الفَو‌ٰحِشَ ما ظَهَرَ مِنها وَما بَطَنَ وَالإِثمَ وَالبَغىَ بِغَيرِ الحَقِّ وَأَن تُشرِكوا بِاللَّهِ ما لَم يُنَزِّل بِهِ سُلطـٰنًا وَأَن تَقولوا عَلَى اللَّهِ ما لا تَعلَمونَ ۳۳ ... سورة الاعراف

''(اے پیغمبر!) کہہ دیجئے کہ میرے رب نے تو بے حیائی کی باتوں کو (چاہے) ظاہر ہوں یا پوشیدہ اور گناہ کو اور ناحق زیادتی کرنے کو حرام ٹھہرایا ہے اوراس کو بھی (حرام ٹھہرایا ہے) کہ تم کسی کو اللہ کا شریک بناو جس کی اس نے کوئی سند نازل نہیں کی اوراس کو بھی (حرام ٹھہرایا ہے) کہ اللہ کے بارے میں ایسی باتیں کہو جن کا تمہیں کچھ علم نہیں ۔''

اس آیت میں اللہ تعالی کے بارے میں علم کے بغیر بات کرنے کو دیگر تمام مراتب سے بڑامرتبہ اوربڑی بات قراردیاگیا ہے اوریہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس کی حرمت زیادہ اوراس کے نتیجہ میں مرتب ہونے والے خطرات بہت سنگین ہیں ۔

اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا ہے :

قُل هـٰذِهِ سَبيلى أَدعوا إِلَى اللَّهِ عَلىٰ بَصيرَةٍ أَنا۠ وَمَنِ اتَّبَعَنى وَسُبحـٰنَ اللَّهِ وَما أَنا۠ مِنَ المُشرِكينَ ۱۰۸ ... سورة یوسف

''اے پیغمبر!کہہ دیجئے میرا راستہ تو یہ ہے ،میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں (ازروئے یقین وبرہان) سمجھ بوجھ کر میں بھی (لوگوں کو اللہ کی طرف بلاتا ہوں) اور میرے پیرو بھی اوراللہ پاک ہے اورمیں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں ۔''

سورہ بقرہ میں اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالی کے بارے میں علم کے بغیر بات کرنا ان امور میں سے ہے ،جن کا شیطان حکم دیتا ہے ،چنانچہ ارشاد باری تعالی ہے :

يَأَيُّهَا النَّاسُ كُلوا مِمّا فِى الأَرضِ حَلـٰلًا طَيِّبًا وَلا تَتَّبِعوا خُطُوٰتِ الشَّيطـٰنِ إِنَّهُ لَكُم عَدُوٌّ مُبينٌ ﴿١٦٨﴾ إِنَّما يَأمُرُ‌كُم بِالسّوءِ وَالفَحشاءِ وَأَن تَقولوا عَلَى اللَّهِ ما لا تَعلَمونَ ﴿١٦٩﴾ ... سورة البقرة

''لوگو جو چیزیں زمین میں حلال طیب ہیں وہ کھاؤ اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو وہ تمہارا کھلا دشمن ہے ،وہ تو تمہیں برائی اور بے حیائی ہی کے کام کرنے کا کہتا ہے اور یہ بھی کہ اللہ کی نسبت ایسی باتیں کہو جن کا تمہیں (کچھ بھی) علم نہیں۔''

اللہ تعالی سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہمیں اور آپ کو ہدایت ، نیت کی درستی اور علم کی توفیق عطا فرمائے ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مقالات وفتاویٰ

ص378

محدث فتویٰ